صیہونی رجیم ،پورے خطے کے لیے ایک تھریٹ اور دھمکی

علاقائی اقوام اور دنیا کے لوگوں کو قریب آٹھ دھائیوں سےفلسطین میں برائی اور قبضے سے بھرپور ایک رجحان کا سامنا ہے، یہ رجحان ایک اسلامی سرزمین پر قبضے کا سبب بنا اور فلسطین کے لوگ اپنے گھر سے بے گھر ہوئے اور اس سرزمین کے باسی بدترین جرائم کا شکار ہوئے۔ ھیگ کی عالمی عدالت انصاف جو کہ اقوام متحدہ کی اعلی ترین عدالتی اتھارٹی ہے، اس نے اپنے ایک حکم میں اعلان کیا تھا کہ اسرائیل کا فلسطین کی زمین پر قبضہ بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے۔

صیہونی حکومت کی سرشت اور طینت جارحیت، قبضے، جُرم، جُھوٹ اور دھوکے پر استوار ہے۔ یہ حکومت اب تک خطے میں ۲۰ سے زیادہ جنگیں چھیڑ چکی ہے، بلا استثناء اس نے اپنے سب ہمسایوں کے خلاف جارحیت کی، اس خطے سے باھر کے متعدد ملکوں پہ فوجی یلغار کی اور فلسطین کے علاوہ، کچھ دوسرے عرب ملکوں کی زمین ابھی تک اس کے قبضے میں ہے۔

آج صیھونی حکومت نے جرم کی عالمی سرحدوں کو ہر زمانے سے زیادہ تبدیل کر دیا ہے اور دکھایا ہے کہ وہ کسی انسانی، اخلاقی، دینی اور بین الاقوامی قانون کی پابند نہیں۔ بچوں کی قاتل اس حکومت کے لبنان اور مظلوم غزہ میں اعلانیہ جرائم اور بے گناہ عورتوں اور بچوں کا گذشتہ ایک سال سے زیادہ عرصے سے جاری وحشیانہ قتل، نسل کشی اور جنگی جرم کا کھلا مصداق اور بین الاقوامی قوانین، ضابطوں اور انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اسی وجہ سے ھیگ کی جنگی جرائم کی بین الاقوامی عدالت نے صھیونی حکومت کے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاھو اور سابق وزیر دفاع یو آو گلانٹ کے خلاف جنگی جرائم کے ارتکاب کے جرم میں وارنٹ جاری کیے ہیں۔

صیہونی حکومت کے عھیداروں کے اپنے اعتراف کی بنیاد پر، اسرائیل نیل سے فرات تک اپنی زمین کو توسیع دینے اور گریٹر اسرائیل کی تشکیل کے درپے ہے۔ یہ حکومت ساری فلسطینی سرزمین پر ایک صھیونی حکومت کی تشکیل کے آئیڈیا کو نافذ کرنے اور "صدی کے معاھدے اور ابراھام آکارڈ" کے منصوبے کے زور زبردستی نفاذ

کے در پے ہے۔ اسرائیلی پارلیمنٹ کنیسیٹ نے پہلے اعلان کیا تھا کہ عربوں کا فلسطین پر کوئی حق نہیں اور یہ ایک یہودی حکومت ہے۔

یہ بات بڑی واضح اور عیاں ہے کہ ساری فلسطینی سرزمین، سمندر سے دریا تک، صرف اصلی فلسطینیوں جن میں مسیحی، یہودی اور مسلمان شامل ہیں سے متعلق ہے۔ فلسطینی سرزمین بکاؤ مال نہیں اور کوئی ادارہ اور ملک نہ حق رکھتا ہے اور نہ ہی اس کی ایک وجب زمین کسی دوسرے فرد یا گروپ کو دے سکتا ہے۔

ممالک اور امت مسلمہ کو چاہیئے کہ صیہونی رجیم کی قانون شکنی، عزائم اور توسیع کی خواہش سے غافل نہ ہوں۔ یہ رجیم ۷٦ سال ہو چلے ہیں کہ جو کہا اس پر عمل نہیں کیا اور اس کے بعد بھی کسی عہد و پیمان پہ وفادار نہیں رہے گی۔

فلسطین کا مسئلہ ان تمام سالوں کے دوران ہمیشہ اقوام کی توجہ میں رہا اور عالمی یوم القدس مظلوم فلسطینی قوم کی عالمی مزاحمتی تحریک کی اور صیہونی قابض اور نسل پرست رجیم کے خلاف ایک اہم علامت بن چکا ہے۔

جبکہ بین الاقوامی قوانین سامراج، قبضے اور نسل پرستی کے مقابلے میں عوام کے حقِ مزاحمت پر تصریح اور وضاحت کرتے ہیں، اسرائیلی حکومت اور اسکے مغربی اتحادیوں نے مزاحمت کو دھشتگردی اور انتہا پسندی کے ساتھ جوڑنے اور اسکے برابر سمجھے جانے پر مبنی ایک پیچیدہ انحرافی بیانیے کے ذریعے عالمی رائے عامہ کو اسرائیل کے جرائم کے حوالے سے گمراہ کرنے کی کوشش کی اور جائز مزاحمت کو جرم سمجھتے ہیں۔

آج دنیا والے مشرق سے مغرب تک، مسلمان اور غیر مسلم ممالک، مسلمانوں اور دوسرے ادیان کے پیروکاروں نے اس سچائی کو سمجھ لیا ہے کہ مزاحمت ایک حقیقت ہے۔ آج فلسطینی کاز، عالمی کاز اور "مزاحمتی محاذ" ایک ناقابل تردید قوت بن چکا ہے۔ اور یوم القدس، ایک قوم کی اپنی مادر وطن واپس لینے کی مسلسل کوشش کا مظہر ہے۔

غزہ پر اسرائیل کے حملے پر پابندی، تمام انسانی امداد کی فراہمی جیسے کہ خوراک کی ترسیل اور طبی

سہولیات وغیرہ، اور اس کی تعمیر نو عالمی مطالبہ ہے جسے اسرائیلی حکومت کو قبول کرنا چاہیے۔ اسلامی جمہوریہ ایران نے ہمیشہ دنیا بھر کے دیگر باضمیر لوگوں کی طرح فلسطینی عوام کی فخر کے ساتھ بھرپوررحمایت کی ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مسئلہ فلسطین کا مکمل اور جامع حل صرف اور صرف فلسطینی قوم کے حق خود ارادیت کی کامل پاسداری اور پورے فلسطینی سرزمین پر ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام سے ہے، جس کا دارالحکومت القدس ہو۔

۱۴۰۴/۱/۵

مہران موحدفر

لاہور میں جمہوری اسلامی ایران کے قونصل جنرل